میاں سے نباہ کا طریقہ

بہشتی زیور سے ماخوذ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

نیک بیویوں کے چند فضائل:

◆ مفہوم حدیث: حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حورِعین؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی عورتیں حورِعین سے افضل ہیں۔ ایسے جیسے اوپر والا کپڑا اچھا ہوتا ہے اندرونی کپڑے سے۔'' پوچھا گیا: ''ایسا کیوں ہے؟'' فرمایا کہ ''اپنے روزے اور اللہ عزوجل کی عبادت کی وجہ سے''۔ ◆ مفہوم حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے ایسی عورت جنت میں جس دروازے سے چاہیے داخل ہو جائے۔ ◆ مفہوم حدیث: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔ ◆ مفہوم حدیث: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ایک بیوی ہے میں جب اس کے پاس جاتا ہوں تو کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو۔ اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے کہ دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ اس عورت کو بتادو کہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اس کو جہاد کرنے والے کے نصف کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ◆ مفہوم حدیث: ایک خاتون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض، جنازے میں حاضری میں، حج وعمرہ، اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے میں ہم سے فوقیت پاگئے تو آپ نے فرمایا عورتوں کو خبر دے دو کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا شوہر کا حق ادا کرنا اور شوہر کی رضا حاصل کرنا (شریعت کے موافق کاموں میں) ان سب اعمال کے برابر ہے۔

تمہید:

◆ میاں بیوی کا تعلق ایسا تعلق ہے ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدانخواستہ دلوں میں فرق آ گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہیں اور اس کے آنکھ کے اشارے پر چلا کریں۔ اگر وہ حکم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کریں۔ ◆ بعض عورتیں کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے ایسی بات کہہ دیتی ہیں کہ جس سے میاں کے دل میں میل آ جاتا ہے جیسے کہیں بے موقع زبان چلادی کوئی بات طعن وتشنیع کی کہہ ڈالی غصے میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں۔ جب شوہر کا دل پھر گیا تو پھر روتی پھرتی ہیں۔ دل میں میل آنے کے بعد اگر شوہر کو منا بھی لیا تو تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر ہزار باتیں بنائیں عذر معذرت کریں، لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا ویسی محبت نہیں رہتی۔ جب بھی کوئی

بات ہوگی تو ان کو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے فلانے دن ایسا کہا تھا۔ ◆ میاں بیوی کا ملاپ خالی خولی محبت نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضروری ہے۔ میاں کو اپنے برابر درجے کا سمجھنا بڑی غلطی ہے، میاں سے ہرگز کبھی کوئی کام مت لیں۔ اگر وہ محبت میں آکر ہاتھ یا سر دبانے لگیں تو یہ بدنی خدمت نہ کرنے دیں، اور سوچیں کہ اگر آپ کے والد صاحب ایسا کریں تو کیا آپ کو مناسب لگے گا؟ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے۔ اٹھنے بیٹھنے غرض ہر بات میں ادب، تمیز کا پاس اور خیال رکھیں۔ ◆ خود اپنا ہی قصور ہو تو ایسے وقت میں ناراض ہو کر بیٹھ جانا تو اور بے وقوفی اور نادانی ہے۔ ایسی باتوں سے دل پھٹ جاتا ہے۔

کرنے کے کام:

◆ جب شوہر باہر سے آئیں تو مزاج پوچھیں اور خیریت معلوم کریں کہ وہاں کس طرح رہے؟ تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ہاتھ پاؤں دبالیں کہ تھک تو نہیں گئے؟ اور ان کے لئے کوئی راحت کا انتظام مثلاً پانی، کھانے وغیرہ کے ذریعے کر دیں۔ روپیہ پیسے کے متعلق ہرگز بات نہ کریں کہ میرے لئے کیا لائے؟ کتنا خرچ لائے؟ خرچ کا بٹوہ کہاں ہے؟ جب وہ خود دے دیں تو لے لیں۔ اس بات سے بچیں کہ تنخواہ تو بہت زیادہ ہے اتنے تھوڑے پیسے دے رہے ہیں، بہت زیادہ خرچ کر ڈالا۔ کسی مناسب وقت میں سلیقے کے ساتھ یہ باتیں پوچھ لیں تو کوئی حرج بھی نہیں۔ ◆ خدا نے مردوں کو شیر بنایا ہے۔ دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے۔ ان کو زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔ ◆ شوہر کو غصہ آیا ہو تو ایسی بات کریں کہ جس سے ان کا غصہ کم ہو یا خاموش رہیں۔ شوہر کا مزاج دیکھ کر بات کیا کریں۔ وہ کسی بات پر خفا ہو جائیں تو خوشامد اور عذر معذرت کر کے، ہاتھ جوڑ کر منالینا چاہیے قصور کسی کا بھی ہو۔ ◆ قصور شوہر کا بھی ہو تو بھی منہ نہ پھُلائیں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے میں فخر محسوس کریں۔ اس سے شوہر کے دل میں آپ کی محبت اور توقیر بڑھے گی۔ ◆ شوہر اگر کوئی چیز آپ کے لئے لائے تو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی کا اظہار کریں یہ نہ کہیں کہ یہ چیز بُری ہے، ہمارے پسند کی نہیں ہے۔ اسے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا اور پھر کبھی کچھ لانے کو نہ چاہے گا۔ اگر اس چیز کی تعریف کر کے ان کا دل خوش کرلیں گی تو ان کا دل اور بڑھے گا اور آپ کیلئے اور تحائف بخوشی لا کر آپ کو خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔ ◆ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھیں۔ رہنے کا کمرہ خوب صاف رکھیں، گندہ نہ رہے۔ بستر میلا کچیلا نہ ہو، شکنیں نکال ڈالیں، تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دیں۔ جب خود شوہر نے کہا اور آپ نے یہ کام کر دیے تو اس میں کیا مزہ ہے، کہ انھوں نے کہا اور آپ نے کر دیا۔ بلکہ لُطف تو اس میں ہے کہ بغیر کہے سب چیزیں ٹھیک کر دیں۔ جو چیزیں آپ کے پاس رکھی ہوں تو ان کو حفاظت سے رکھیں، کپڑے ہوں تو تہہ کر کے رکھیں۔ یونہی لپیٹ کے نہ پھینکیں۔

بچنے کے کام:

◆ شوہر کی حیثیت سے زائد خرچ نہ مانگیں جو کچھ جڑے، ملے، اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی پر بسر کریں۔ کبھی کوئی زیور کپڑا پسند آیا ہو تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کریں، نہ اس کے نہ ملنے پر حسرت کریں۔ نہ ہی منہ سے ایسی بات نکالیں۔ اگر آپ نے کہہ دیا تو وہ یہ سوچیں گے کہ دیکھو ان کو میرا کچھ خیال نہیں ہے۔ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے بلکہ اگر شوہر امیر بھی ہے تو بھی جہاں تک ہو سکے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہ کریں۔ اگر وہ خود کہیں کہ آپ کیلئے کیا لائیں تو کچھ بتانے میں حرج بھی نہیں ہے۔ لیکن فرمائش کرنے سے آدمی نظروں میں گھٹ جاتا ہے۔

◆ کسی بات پر ضد اور ہٹ دھرمی نہ کریں۔ اگر کوئی بات یا فیصلہ آپ کے خلاف بھی جا رہا ہو تو خاموش رہیں اور بعد میں مناسب موقع دیکھ کر بات سمجھا دیں، لیکن فوری ضد نہ کریں۔ ◆ اگر سسرال میں تکلیف سے گزر بسر ہو رہا ہو تو کبھی زبان سے اس کا اظہار نہ کریں ہمیشہ خوشی ظاہر کریں کہ مرد کو رنج نہ پہنچے۔ ◆ کبھی غصے میں آ کر شوہر کی ناشکری نہ کریں اور یوں نہ کہیں کہ ایسے بے ہودہ اور منحوس گھر میں آ کر پھنسا دیا ہے، ایسی آگ میں جھونک دیا ہے۔ اس قسم کی باتوں سے شوہر کے دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **"میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھی ہیں"** کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! **دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائیں گی؟** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **"یہ دوسروں پر لعنت کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔"** تو خیال رکھیں یہ ناشکری کتنی بری چیز ہے اور کسی پر لعنت کرنا یا یوں کہنا فلانی پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، فلانی کا لعنتی چہرہ، منہ پر لعنت برس رہی ہے۔ ◆ اگر شوہر اپنی تنخواہ والدین کے حوالے کرتا ہے تو اس پر دل برا نہ کریں۔ بلکہ شوہر اگر بیوی کو تنخواہ دے اور والدین ساتھ ہوں تو عقلمندی یہی ہے کہ اپنے ہاتھ میں نہ لیں اور یہ کہیں کہ والدین ہی کو دے دیں تاکہ ان کا دل میلا نہ ہو اور آپ کو برا نہ کہیں کہ بہو نے لڑکے کو اپنے ہی پھندے میں کر لیا ہے۔ ◆ جب تک ساس، سسر زندہ ہیں ان کی خدمت کو ان کی تابعداری کو فرض سمجھیں۔ اسی میں اپنی عزت سمجھیں اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کریں کہ ساس نندوں میں بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچیں کہ ماں باپ نے پالا پوسا ہے اور اب بڑھاپے میں اس آسرے پر اس کی شادی بیاہ کیا کہ ہم کو آرام ملے جب بہو آئی تو گھر آتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی ماں باپ کو چھوڑ دیں، تو پھر جب ماں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کو ہم سے الگ کرنا چاہتی ہے تو فساد پھیلتا ہے، کنبے کے ساتھ مل جل کر رہیں، اپنا معاملہ شروع سے ادب و احترام والا رکھیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ **کبھی آپ بھی ماں بنیں گی۔ اور آپ کی بہو بھی یہی سوچ لے کر آئے اور آپ کے جگر کے ٹکڑے کو الگ کرنے کی سوچیں سوچے، تو آپ کے دل کا کیا حال ہو گا؟** ◆ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمے مت رکھیں۔ اپنی کوئی چیز پڑی نہ رہنے دیں کہ فلانی اٹھا لے گی۔ جو کام ساس اور نندیں کرتی ہیں ان کو کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ بلکہ خود ہی ان کے کہے بغیر ان کے کام بھی کر دیں۔ اس سے اُن کے

دلوں میں آپ کی محبت آجائے گی۔ ◆ کسی کی ٹوہ میں مت رہیں، بلکہ جب بھی دو آدمی چپکے چپکے سے باتیں کریں تو ان سے فوراً الگ ہو جائیں، خواہ مخواہ یہ خیال نہ کریں میرے بارے میں باتیں کر رہے ہوں گے۔ ◆ سسرال میں بے دلی سے مت رہیں، اگرچہ نیا گھر اور نئے لوگوں کی وجہ سے دل نہ لگے لیکن دل کو سمجھانا چاہیے، نہ یہ کہ وہاں رونے بیٹھ گئیں اور جب دیکھو یہ تو بس کونے میں بیٹھے رو رہی ہیں۔ ◆ بات چیت میں خیال رکھیں کہ اتنی زیادہ باتیں نہ کریں۔ اور نہ ہی اتنا حد سے زیادہ خاموش رہیں کیونکہ یہ غرور سمجھا جاتا ہے۔ ◆ سسرال کی بات میکے میں اور میکے کی بات سسرال میں نہ کریں۔ سسرال کی ذرا ذرا سی بات کا آکر ماں کو بتانا اور ماں کو خود کھود کھود کر پوچھنا بڑی بُری بات ہے۔ اِس عادت سے حالات ٹھیک ہونے کے بجائے لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں۔ ◆ کسی کام میں حیلہ و تاویل نہ کریں اور نہ ہی کبھی جھوٹی باتیں بنائیں کیونکہ اس سے اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔ ◆ غصے میں شوہر کبھی برا بھلا کہے تو ضبط کریں اور کچھ مت کہیں۔ غصہ اترنے کے بعد دیکھیے گا کہ خود شرمندہ ہوں گے اور آپ سے کبھی غصہ نہیں ہوں گے۔ اور اگر آپ بھی بول اٹھیں تو بات بڑھ سکتی ہے اور پھر معلوم نہیں نوبت کہاں تک پہنچے۔ ◆ ذرا ذرا سے شبہہ پر تہمت نہ لگائیں کہ ”فلانی کے ساتھ تو بہت مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہیں؟“ ...... ”وہاں زیادہ کیوں جاتے ہیں؟ وہاں بیٹھے کیا کر رہے تھے؟“ ...... اگر اس میں مرد بے قصور ہو تو خود ہی سوچیں کہ اُن کو کتنا بُرا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ ان عادت خراب ہے تو آپ کے غصہ کرنے، دباؤ ڈالنے سے آپ ہی کا نقصان ہوگا۔ ان چیزوں سے عادت نہیں چھوٹتی آپ کی طرف سے جو دل ہے وہ بھی میلا ہو جائے گا۔ عادت چھڑوانی ہو تو عقلمندی سے مناسب وقت دیکھ کر بات کریں۔ اور اگر تنہائی میں پیار کے ساتھ غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوڑیں تو صبر کر کے بیٹھی رہیں، لوگوں کے سامنے چرچا نہ کریں کہ ان کی رسوائی ہو۔ ورنہ وہ اور جری ہو جائیں گے۔

حرفِ اختتام:

یہ کچھ باتیں ذکر کر دیں۔ جو موجودہ معاشرے میں ہر ہر عورت کو شادی سے پہلے اور شادی کے بعد معلوم ہونا ضروری ہیں۔ ورنہ عام طور پر گھریلو جھگڑے طول پکڑ جاتے ہیں، اگر عورتیں ان باتوں کا لحاظ رکھیں تو یقیناً آدھے سے زیادہ معاملہ اور اکثر اوقات پورا معاملہ درست ہو جاتا ہے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی کتاب ”حقوق الرجال“ اور بہشتی زیور میں شوہر کے حقوق، سسرال میں رہنے کا طریقہ اگر خواتین مطالعہ کر لیں اور کسی مناسبت والے شیخ سے مستقل تعلق رکھیں۔ ہر معاملہ پوچھ کر چلیں۔ گھر جنت کی مثال بن جائے گا۔